

طہارت میں پوشیدہ حکمتیں اور جدید میڈیکل سائنس

Hidden Wisdom in Purity and Modern Medical Science

Dr. Farzana Iqbal

Assistant Professor, Department of Islamic Culture, Govt. Sadique College Women University, Bahawalpur.

Email: farzana.iqbal@gscwu.edu.pk Orcid: 0000-0002-6958-6391

Ruqyyah Tirmazi

Scholar, Department of Islamic Culture, Govt. Sadique College Women University, Bahawalpur.

Email: ruqyyahTirmazi66@gmail.com <https://orcid.org/0000-0002-7060>

Received on: 19-10-2021

Accepted on: 20-11-2021

Abstract

Attempts to highlight the element of purity and purity in the Islamic way of life have not been made in any other religion. The cleansing obtained from impurity, filth and impurity which is in accordance with the Shariah principles is called Taharat. Islam has also asked its followers to adopt purity and has mentioned its virtues and importance and its promises. Islam incorporated the purity and cleanliness of the body into the nature of man. A person who does not respect prayers. It is called purity, chastity, purity and cleanliness. Purity also has many beneficial and positive effects on a person's individual life.

Keywords: Wisdom, Purity, Medical Science, Body, Cleanliness, Life

طہارت و پاکیزگی اسلام کے اولین احکام میں سے ہے۔ اسلام میں اس کی بہت زیادہ اہمیت و فضیلت بیان کی گئی ہے۔ طہارت جسمانی بھی ہوتی ہے اور روحانی و ذہنی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: ”طہارت نصف ایمان ہے۔“ اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام عبادات کرنے سے پہلے ایک خاص قسم کی طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرنا لازم اور ضروری ہے۔ اسلام نے طہارت و پاکیزگی کے اصول مقرر کر دیئے ہیں۔ نبی کریم نے اپنی تعلیمات کے ذریعے ان کی حدود بھی مقرر فرمادی ہیں۔ جسمانی پاکیزگی گراں قدر نعمت ہے۔ نماز جو اسلام میں ایک سب سے اہم اور فرض عبادت ہے اس کی درست ادائیگی کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ ہر قسم کی نجاست اور آلودگی سے پاک ہوں

پاک ہونے، پاکیزہ رہنے اور صفائی کو طہارت کہا جاتا ہے۔ جس کے لغوی معنی نظافت اور گندگی سے پاک ہونے کے ہیں۔ طہارت کے شرعی معنیٰ حدث کو دور کرنا یا نجاست کا ازالہ کرنے کے ہیں۔

طہارت بحوالہ قرآن:

طہارت و پاکیزگی کے انسان کی انفرادی زندگی پر بھی بے شمار مفید اور اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی صفائی ستھرائی کا ایک خوشگوار نتیجہ مرتب ہوتا ہے جس معاشرے میں لوگ پاکیزگی کا خیال رکھتے اور اپنے ماحول کو آلودگی اور آلائشوں سے محفوظ اور پاک رکھتے ہیں و معاشرہ صحت مند، تندرست اور خوش حال ہوتا ہے اس معاشرے میں بیماریاں نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ بھی تندرست اور صحت مند ہوتے ہیں اور جب افراد جسمانی اعتبار سے تندرست ہوتے ہیں تو وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ اپنے لیے، اپنے معاشرے کے لئے اور قوم و ملک کے لئے نتیجہ خیز سرگرمیاں انجام دیں سکیں۔ صحت مند افراد ہی سے ایک صحت مند معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور صحت مند معاشرے سے ہی ایک اچھا اور خوشحال ملک وجود پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے صفائی، ستھرائی اور طہارت پر خاص توجہ دی ہے اور قرآن و حدیث میں متعدد مقامات پر لوگوں کو اس کی اہمیت پر متوجہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

"بلاشبہ اللہ خوب توبہ کرنے والوں اور اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں جو اللہ کے محبوب ہیں ایک توبہ کہ وہ لوگ اپنے گناہوں اور کوتاہیوں پر توبہ کرتے ہیں اور دوسرا یہ کہ وہ لوگ پاک صاف رہتے ہیں۔ ایک دوسری جگہ نبی کریم ﷺ کے واسطے سے تمام انسانوں کو مخاطب کر کے کیا گیا ہے کہ:

وَرَبُّكَ فَكْبِرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

"اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔"

یعنی اپنے خالق و مالک کی کبریائی کا یقین رکھنا ہے۔ اس پر ایمان لایا ہے اور اس کی بڑائی کا اعتراف و اظہار کرنا ہے اور ساتھ میں اپنے جسم اور ظاہر کو پاک صاف رکھنا ہے۔

طہارت بحوالہ حدیث:

اسلام نے جسم کی طہارت و نظافت کو انسان کی فطرت میں شامل کیا ہے جو شخص اس کا اہتمام نہیں کرتا وہ فطرت کی خلاف ورزی کرتا ہے اس سلسلے میں فطرت کے تقاضوں کی جس طرح تعین کی گئی ہے اور ان کی تکمیل پر زور دیا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے مخصوص حصوں کی طہارت و نظافت کو انسان کی فطرت قرار دیا ہے اس سے انسان بعض جلدی اور غیر جلدی امراض سے محفوظ رہتا ہے اور جسمانی حُسن میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث میں طہارت و نظافت کے بکثرت فضائل بیان ہوئے ہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الطهور شطر الإيمان

"طہارت (پاکیزگی) ایمان کا جز یا نصف ایمان ہے۔"

کیونکہ طہارت اس لئے کی جاتی ہے کہ باطن منور ہو جائے اور انس و سرور پیدا ہو اور افکارِ ردیہ دور ہو جائیں اور تشویشات و پراگندگی، پریشانی اور افکارِ رک جائیں۔ پوری جسم کی صفائی کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

حق علی کل مسلم، أن یغتسل فی کل سبعة أيام یومًا یغسل فیہ رأسه وجسده

"ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ہفتہ میں ایک دن مقرر کرے جس میں وہ غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔"

اس میں حکمت یہ ہے کہ پورا ہفتہ غسل نہ کرنے کی صورت میں جسم سے پسینہ نکلتا ہے جو بد بو اور تعفن کا باعث بن کر اپنے اور دوسروں کے لئے موجب ایذا بنتا ہے یا جسم کے مسامات سے زہریلے مواد پسینہ وغیرہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں غسل نہ کرنے کی صورت میں ان پر گرد و غبار پڑنے سے مسامات بند ہو جاتے ہیں اور مسامات کے بند ہونے سے زہریلے مواد پھر اندر جا کر مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح ہر مسلمان نماز پڑھتا ہے اور نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اس لئے آپ ﷺ نے نماز پڑھنے سے پہلے وضو اور طہارت حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يقبل الله صلاةً إلا بطهور

"آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی۔"

دانتوں کی صفائی کے بارے میں ارشاد ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال النبي صلى الله عليه وسلم قال السواك مطهرة للضمير مرضاة للرب

"سواک کرنا منہ کی صفائی اور رب کی رضا ہے۔"

کیونکہ مسواک نہ کرنے کی صورت میں مسوڑھوں اور دانتوں میں بقیہ غذا کے ذرات اور میل جم کر منہ میں تعفن اور بد بو کر دیتے ہیں۔ نیز بات چیت کرتے وقت اور نشت و برخاست میں دانتوں زردی اور میل پر نظر پڑنے سے طبائعِ سلیمہ اور عام لوگوں کو تکلیف اور نفرت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اعظم شعائر اللہ یعنی نماز پڑھنے سے پہلے جیسا کہ دیگر میل کچیل کو صاف کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے ایسا ہی دانتوں کے میل و منہ و مسوڑھوں کی عفونت کو رفع کرنا بھی مستحسن ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے طہارت اور پاکیزگی ایک جامع نظام واضح کرتے ہوئے فرمایا:

الفطرة خمس - أو خمس من الفطرة - الختان، والاستحداد، وتقليم الأظفار، ونتف الإبط، وقص الشارب

(پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں: (1) ختنہ کرنا (2) زیر ناف بالوں کو مونڈنا (3) ناخن کاٹنا (4) بغل کے بالوں کو دور کرنا (5) مونچھوں کے بالوں کو کٹوانا)

ختنہ اور اسلام:

اسلام اللہ کا سب سے پسندیدہ اور ابدی و دائمی دین ہے۔ جس کے سارے احکام و مسائل، حکمت و مصلحت پر مبنی ہیں۔ جس کی شہادت غیروں نے بھی دی ہے۔ اسلام کی ان پاکیزہ تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم ختنہ ہے جو کہ فطرتِ اسلام میں سے ایک پائیدار فطرت اور سنت ابو الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہے۔

اسلام نے حصولِ طہارت اور مختلف متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے مسلمانوں کے لئے ختنہ کرانے کا حکم دیا ہے یہ عمل بنی نوع انسان کے لئے ایک فائدہ مند عمل ہے کہ ایک مختون مرد نہ صرف خود انتہائی خطرناک امراض سے محفوظ رہتا ہے بلکہ جنس مخالف کو بھی بچاتا ہے۔

ختنہ، ایڈز (HIV) اور دیگر جنسی بیماریاں:

غیر مختون لوگوں میں ایڈز اور دیگر جنسی امراض پھیلنے کا خطرہ اس لئے زیادہ ہوتا ہے کہ زائد کھال کے اندورنی جانب لنگرین سیلز اور قوتِ مناعت کے سینٹی نیلی سیلز کی بہت زیادہ تعداد پائی جاتی ہے۔ جو بہت ہی آسانی سے ایڈز کے وائرس کا شکار ہو جاتی ہے۔ جس سے ایڈز پیدا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ جنسی فعل کے دوران کھال خراش اور چھوٹے موٹے زخموں میں بھی مبتلا ہو جاتی ہے جو کہ اس بیماری کے پھیلاؤ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ختنہ جو کہ نہ صرف سنت بلکہ واجب کی حدود میں داخل ہے۔ تازہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق یہ عمل ایڈز، رحم کے سرطان اور دیگر جنسی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مفید ثابت ہوا ہے اور بلاشبہ ختنہ عمر بھر کے لئے جنسی اعضاء کی طہارت کا کام آسان کر دیتا ہے۔

غیر ضروری بال صاف کرنا اور ناخن تراشنا:

مخلوقِ خدا میں انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جسے اپنے جسم کی صحت و ثبات کے لئے اپنی خداداد عقل سے بیرونی ذرائع کام میں لانے پڑتے ہیں۔ کسی جانور کے بال، پر، ناخن، کھال، کھریا پنچے ضرورت اور ماحول کے مطابق قدرتی طریقے پر خود بخود جھڑتے یا اترتے ہیں۔ اور پھر ان کی جگہ نئے نکل آتے ہیں۔ لیکن انسان کو مصنوعی طریقوں سے بڑھے ہوئے بال اور ناخن تراشنا پڑتے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کے بال و ناخن اس قدر بڑھ جائیں کہ انسانی شکل اور غیر ذی عقل حیوان میں فرق باقی نہ رہے۔ انسان کی تخلیق ایسی ہے کہ اس کے جسم سے نکلی ہوئی غلاظت دوبارہ جسم کے اندر داخل ہو جائے یا جسم سے لگی ہی رہے تو وہ بہت مضر صحت اور سخی اثرات چھوڑتی ہے مگر دوسرے حیوانات کو یہ صورت بہت کم پیش آتی ہے۔

غیر ضروری بال و ناخن اور حکمتِ اسلام:

تاجدارِ کائنات ﷺ نے جن فطرتی خصائل کا ذکر کیا ہے ان میں اضافی بالوں کی صفائی بھی شامل ہے۔ زیرِ ناف بالوں،، بغل کے بالوں کا مونڈنا اور مونچھوں کے تراشنے کی تاکیدِ ہدایت، حکمت و افادیت سے خالی نہیں۔ انسان کی ٹانگیں اور بازو سب سے زیادہ حرکت کرنے والے اعضاء ہیں۔ اور اس حرکت کا سارا باؤ اس مقام پر پڑتا ہے جہاں ٹانگیں اور بازو بدن سے جڑتے ہیں۔ ان ہی جوڑوں پر بلوغت میں بال

پیدا ہونا شروع ہوتے ہیں اور یہ مقام قدرتی طور پر اعضاء سے اور مصنوعی طور پر لباس سے ہر وقت ڈھکے رہتے ہیں۔ حرکت اور ڈھکے رہنے کے باعث وہاں پسینہ زیادہ آتا ہے۔ خاص کر موسم گرما میں بھوک دوڑ کرنے سے۔ اس طرح ان مقامات اور وہاں کے بالوں پر غلیظ مواد کی تہہ جمتی چلی جاتی ہے۔ ان بالوں کو اگر صاف نہ کیا جائے تو وہاں پھوڑے پھنسیاں، خارش اور دوسری جلدی امراض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام مونچھوں کو مختصر کرنے کے احکام بھی دیتا ہے۔ کیونکہ مونچھیں گھنیا اور لمبی ہوں گی تو ان مونچھوں میں اٹکے ہوئے جراثیم کھانے پینے کی اشیاء کے ساتھ معدہ میں چلے جائیں گے۔ جو مختلف متعدی بیماریاں پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔

جدید تحقیق کے مطابق اگر غیر ضروری بالوں کی صفائی نہ کی جائے تو بیکٹیریا کی افزائش ہوتی ہے۔ جس سے خارش اور جلدی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ایم ڈی فاطمہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

“The Hair that grows unde your arms and around your private parts can also be a source of bad odours,, because hair, combine with darkness and moisture, provides and ideal environment for bacteria to grow. when this hair is removed the body odour is reduced and there is less chance of catching trouble some irritation, such as jock itch or body lice. It is also easier to keep the area clean.”

ناخن کی صفائی:

اسلامی تعلیم کے مطابق جمعہ اور عیدین پر حجامت میں ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کا تراشنا بھی شامل ہے۔ ناخن کی میل کچیل اور ان کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے ان کا عام دستور کے مطابق گول کاٹنا ہی مفید اور بہترین طریق ہے۔

شیر خوار بچہ ہر وقت ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہے۔ اگر اس کے ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو بعض دفعہ اس کا چہرہ وغیرہ زخمی ہو جاتا ہے۔ انسانی جسم میں ناخنوں سے بڑھ کر شاید ہی کوئی اور حصہ بدن کو نقصان پہنچانے کا موجب بنے اس طرح مستورات ہوں یا مرد حضرات دونوں میں ناخنوں کا بڑھانا شخصی حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین منافی ہے۔ کیونکہ گھر کے کام کا خصوصاً آٹا گوندتے وقت بھڑھے ہوئے ناخنوں میں چھپی ہوئی غلاظت آٹے میں شامل ہو جاتی ہے۔ اور مردوں میں سارے دن کی مصروفیات خصوصاً دکاندار حضرات جب جسم پر کھلی کرتے ہیں تو ناخنوں کے اندر مخفی جراثیم خون میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اور مختلف امراض پیدا ہونے کا موجب بنتے ہیں۔ جن میں مرض ہیضہ عام ہوتا ہے۔

کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے والے تمام دکانداروں اور کاریگروں کو چاہیے کہ وہ اپنے ناخن کبھی نہ بڑھے دیں انہیں باقاعدگی سے تراشیں تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی حفظانِ صحت میں معاون ثابت ہوں۔ ایسے لوگ جو کھانے پینے کے سلسلے میں اپنے خدمت گاروں پر انحصار کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے خدمت گاروں کے ناخن باقاعدگی کے ساتھ صاف کرواتے رہیں تاکہ معدے کی مختلف امراض سے بچا جاسکے۔

ناخن تراشنا اور جدید میڈیکل سائنس:

جدید تحقیق کے مطابق ناخن مختلف جراثیم کی پناہ گاہ ہے۔ اگر ان کو بروقت اور اچھے طریقے سے نہ تراشا جائے تو مختلف قسم کی بیماریاں پیدا

ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محمد الیاس اپنی کتاب Community Medicine and Public Health میں اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

“As the nail grows outward it should be filed in order to keep it such that it does not interfere with the usefulness of the fingers for bacteria and parasitic ova. The cuticle that is not cared for attaches itself to the nail and tears as the nails grow out, forming hangnails, if these develop they should be carefully cut rather than pulled, since infection may easily occur if the delicate tissues are injured. Nail biting is unhealthy.”

بلاشبہ اسلامی تعلیم کے مطابق غیر ضروری بالوں اور ناخنوں کو بروقت کاٹنا تراشنا جائے تو انسان مختلف جراثیم (بیکٹیریا، وائرس، پراسائنس) سے پیدا ہونے والی کئی ایک متعدی امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

طبعی حوائج:

قضاے حاجت ایسی ضروریات میں سے ہے جس سے کوئی انسان مستثنیٰ نہیں۔ صحت مند ہو یا بیمار بادشاہ ہو یا فقیر، ولی ہو یا فاسق، مسلم ہو یا کافر یہ ضرورت ہر ایک کے ساتھ وابستہ ہے۔

گوہر مذہب و ملت میں عام صفائی کی نسبت ہدایات پائی جاتی ہیں۔ لیکن اسلام نے ان امور (بول و براز کی احتیاط) میں اتنی تفصیلی واضح ہدایات دی ہیں۔ اور ایسے اصول و قواعد تجویز کئے ہیں کہ ان کی کہیں نظیر نہیں ملتی اور اسلام نے چھوٹے چھوٹے مسائل پر اتنی طویل اور سیرکن بحث کی ہے کہ اگر بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو ان کی حکمت، فلسفہ اور افادیت و اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اسلام علاج سے زیادہ حفظانِ صحت اور احتیاطی تدابیر پر زور دیتا ہے۔ اسلام کی جملہ تعلیمات کا آغاز طہارت و نظافت سے ہوتا ہے۔ اور حفظانِ صحت کے اصولوں کا پہلا قدم اور پہلا اصول بھی طہارت ہے۔ اسلامی تعلیمات میں باب طہارت میں ان کے مقامات کی صفائی ضروری ہے جہاں سے فضلات خارج ہوتے ہیں یہ طہارت کا پہلا اصول ہے۔ ڈاکٹر غلام حسن نے استنجاء کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

“we should clean ourselves throughly after using the toilet this is called istangin.”

اس اصول طہارت کے متعلق اسلام میں تیس سے زائد آداب ہیں۔ کیونکہ اتباعِ شریعت اور عمل کے لحاظ سے کوئی بھی چیز معمولی نہیں، بلکہ طہارت کے بغیر پاکیزگی کا کوئی تصور مکمل نہیں ہوتا۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب حضرت سلمان فارسی کو کفار کی ایک جماعت نے بڑی حقارت اور استہزاء کے ساتھ کہا:

قد علمکم نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء، حتی الخراءة

"تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں سب کچھ سکھایا، یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھایا۔"

تو حضرت سلمان فارسی نے بڑی حکمت سے انہیں اسلام کی خوبی سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

فقال سلمان: أجل نھانا أن نستقبل القبلة بغائط أو بول، أو أن نستنجي باليمين، أو أن يستنجي أحدنا بأقل من ثلاثة

أحجار، أو أن نستنجي برجيع أو بعظم

"کیوں نہیں بے شک حضور اقدس ﷺ نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں۔ یا تین ڈھیلوں سے کم استنجاء کریں یا گو بریاڈی سے استنجاء کریں۔"

نبی اکرم ﷺ نے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی امت کو سکھائی اور ہر بات کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔
طبعی حوائج اور جدید میڈیکل سائنس:

آج عالم مغرب میں پانی سے طہارت کے اس فطری طریقہ کو چھوڑ کر کاغذ وغیرہ کا استعمال کو رواج مل چکا ہے۔ اور حالانکہ اس سے کئی خرابیاں اور طرح طرح کے امراض بھی در آتی ہیں۔ عافیت در حقیقت اسلام ہی کے بیان کردہ اصولوں میں ہے۔ طب جدید کے مطابق جو لوگ رفع حاجت کے بعد طہارت کے لئے پانی استعمال نہیں کرتے یا کوتاہی سے کام لیتے ہیں انہیں کئی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔

پانی سے استنجاء:

حضرت ابویوب انصاری، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے (اہل قباء سے) فرمایا اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف فرمائی ہے تم بتاؤ کہ تمہاری طہارت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نماز کے لئے ہم وضو کرتے ہیں جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں فرمایا تو وہی یہی ہے اس کا التزام رکھو۔
استنجاء ہمارے جسم کی صفائی کا نہایت اہم جزو ہے اسلام میں پانی سے طہارت کی اہمیت واضح ہے۔

وضو اور اس کی حکمتیں:

وضو کا لفظ عربی کے مصدر و رضاء سے ماخوذ ہے جس کے معنی صفائی، ضیا کے ہیں۔

اصلاح میں حدیث اصغر سے پاک ہونے یعنی منہ، ہاتھ، پاؤں دھونے اور سر کے مسح کرنے کا نام "وضو" ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

"مومنو جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو۔"

حدیث رسول ﷺ ہے:

لا تقبل صلاة من أحدث حتى يتوضأ

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز اس وقت تک قبول

نہیں ہوتی جب تک کہ وضو نہ کر لے۔"

وضو ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے دن میں کم از کم پانچ بار بدن کی صفائی کی جاتی ہے یہ امر جہاں جسم کو امراض سے محفوظ رکھنے میں

معاون ہوتا ہے وہاں اس کے طبی معجزات میں عظمتِ اسلام بھی آشکار ہوتی ہے۔ وضو حفظانِ صحت کے زریں اصولوں میں سے ہے یہ روزمرہ کی زندگی میں جراثیم کے خلاف ایک بہت بڑی ڈھال ہے۔ بہت سے امراض صرف جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں یہ جراثیم ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ ہوا، زمین اور ہمارے استعمال کی ہر چیز پر یہ جراثیم مشتمل ہیں۔ اسلام نے وضو کے ذریعے اپنے جسم کے ان حصوں کو جو عام طور پر کپڑوں سے ڈھکا نہیں ہوتا دن میں پانچ بار دھونے کا حکم دیا ہے۔ انسانی جسم میں ناک اور منہ ایسے اعضاء ہیں جن کے ذریعے جراثیم باآسانی جسم میں داخل ہو سکتے ہیں لہذا گلے کی صفائی، ناک کو اندر نرم ہڈی تک تر کرنے کا حکم اس کے بعد چہرے کو تین بار دھونے کی تلقین فرمائی تاکہ ٹھنڈا پانی مستقل آنکھوں پر پڑتا رہے اور آنکھیں جملہ امراض سے محفوظ رہ سکیں۔ اسی طرح بازو اور پاؤں دھونے میں بھی کئی طرح کے طبی فوائد پنہاں ہیں۔ وضو بے شمار امراض کا از خود علاج کر دیتا ہے کہ جن کے پیدا ہونے کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ جدید طبی تحقیقات سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ وضو حفظِ ما تقدم کے ساتھ ساتھ نظامِ دورانِ خون پر بھی اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شدید امراض مثلاً فشارِ الدم قوی، ذیابیطس، گلے اور ناک کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکمل طور پر وضو کرنے کی ترغیب اور ہر عضو کو اس کے دھونے کا حق ادا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ حدیث نبوی میں ہے:

لا يقبل الله صلاةً بغير طهور

"اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا۔"

ہاتھ دھونے کی حکمتیں:

وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کی حکمتیں درج ذیل ہیں:

مختلف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمائی اجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن ہاتھ نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ان جلدی امراض میں مبتلا ہو سکتے ہیں:

1. ہاتھوں کے گرمی دانے

2. جلدی وزش یعنی کھال کی سو جن

3. ایگزیمیا

4. پھپھوندی کی بیماری

کلی کرنے کی حکمتیں اور فوائد:

پہلے ہاتھ دھولے جاتے ہیں جس سے جراثیم پاک ہو جاتے ہیں۔ ورنہ کلی کے ذریعے منہ اور پیٹ میں جا کر متعدد امراض کا باعث بن سکتے ہیں غذا کے ذرات اور ہوا کے ذریعے لاتعداد مہلک جراثیم ہمارے منہ اور دانتوں کے لعاب کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ چنانچہ وضو میں مسواک اور کلی کے ذریعے منہ کی بہترین صفائی ہو جاتی ہے۔ اھر منہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایڈ ذکی اس ابتدائی علامات

میں منہ کا پکنا بھی شامل ہے۔ منہ کے کناروں کا پھٹنا، منہ اور ہونٹوں کی داد قوبانہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔

ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں اور فوائد:

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دھوئیں اور گرد و غبار سے پاک ہو اس میں اسی فیدرطوبت یعنی تری ہو جس کا درجہ حرارت 90 فارن ہائیٹ سے زائد ہو۔ ایسی ہوا فراہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مرطوب یعنی نم بنانے کے لئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نمی پیدا کرتی ہے۔

چہرہ دھونے کی حکمتیں اور فوائد:

آج کل فضا میں دھوئیں وغیرہ کی آلودگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مختلف کیمیائی مادے سیسہ وغیرہ میل کچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ پر جمع رہتا ہے۔ اگر منہ نہ دھویا جائے۔ تو چہرہ اور آنکھیں کئی امراض سے دوچار ہو جائیں گی ایک یورپین ڈاکٹر نے مقالہ لکھا جس کا نام تھا "Eye, water , Health" اس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ اپنی آنکھوں کو دن میں بار بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا نکلتے ہیں۔ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے چہرے کی الرجی سے بچنے کے لئے اس کو بار بار دھونا چاہیے ایسا صرف وضو کے ذریعے ممکن ہے۔ وضو میں چہرہ دھونے سے خون کا دورہ چہرے کی طرف رواں ہو جاتا ہے۔ اور میل اتر جاتا ہے۔

دونوں بازو کھینچ کر سمیت دھونے کی حکمتیں:

کہنی پر تین بڑی رگیں ہیں جن کا تعلق بالواسطہ دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصہ عموماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو متعدد دماغی اور اعصابی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ وضو میں کھینچ کر سمیت ہاتھ دھونے سے دل جگر اور دماغ کو تقویت پہنچے گی۔ اور وہ امراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کھینچ کر سمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شدہ رویشنیوں سے براہ راست انسان کا تعلق قائم ہو جاتا ہے اور رویشنیوں کا ہجوم ایک بہاؤ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات یعنی کل پرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

سر اور گردن کے مسح کی حکمتیں اور فوائد:

سر اور گردن کے درمیان "جبل الوریڈ" یعنی شہ رگ واقع ہے۔ اس کا تعلق ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز سے اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وضو کرنے والا گردن کا مسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برقی رو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے۔ اور ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اعصابی نظام کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

پاؤں دھونے کی حکمتیں اور فوائد:

پاؤں سب سے زیادہ دھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل Infaction پاؤں کی انگلیوں کے درمیان حصے سے شروع ہوتا ہے۔ وضو میں پاؤں دھونے سے گرد و غبار اور جراثیم بہہ جاتے ہیں اور بچے کچے جراثیم پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے نکل جاتے ہیں جس سے نیند کی کمی، دماغی

خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی یعنی Depression جیسے پریشان کن امراض دور ہوتے ہیں۔

مسواک کی حکمتیں اور فوائد:

وضو میں مسواک کرنا سنت ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مسواک کا بجا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی مسواک کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں مسواک میں متعدد کیمیائی اجزاء ہیں۔ جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماریوں سے بچاتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عطار رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مسواک سے قوت حافظہ بڑھتی ہے۔ درد سردور ہوتا ہے اور سر کی رگوں کو سکون ملتا ہے۔ اس سے بے غم دور، نظر تیز، معدہ درست اور کھانا ہضم ہوتا ہے، عقل بڑھتی ہے۔ بڑھاپا دیر میں آتا ہے۔ اطباء کا کہنا ہے کہ بعض اوقات گرمی اور معدہ کی تیزابیت سے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں۔ اس لئے من میں تازہ مسواک ملیں اور اس کے لعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔ ماہرین کی تحقیقات کے مطابق 80 فیصد امراض معدہ اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ عموماً دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مسوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے امراض کا سبب بنتے ہیں۔

وضو سے ہائی بلڈ پریشر کا علاج:

ایک ہارٹ اسپیشلسٹ کا کہنا ہے ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کراؤ پھر اس کا بلڈ پریشر لازمی چیک کر و لازماً کم ہو گا ایک مسلمان ماہر نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے "نفسیاتی امراض کا بہترین علاج وضو ہے۔" مغربی ماہرین نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار دن میں پانی لگواتے ہیں۔

وضو سے فالج کا علاج:

وضو میں ترتیب وار اعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اعصابی نظام مطلع ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے کی رگوں کی طرف اس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ وضو میں پہلے ہاتھ دھونے، پھر کلی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے، پھر چہرہ اور دیگر اعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کے لئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

غسل:

غل کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا جنباً إلا عابري سبيل حتى تغتسلوا

"اور جنبت کی حالت میں بھی (نماز کے پاس نہ جاؤ) جب تک غل نہ کرلو۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وإن كنتم جنبًا فاطهروا

"اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو۔"

اسلام میں مختلف مواقع پر غسل کرنے کی ہدایات ملتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں کہ ان کے پیش آنے پر غسل کرنا لازمی ہوتا ہے مثلاً جنابت یعنی احتلام یا اختلاط جنسی کے بعد، ایام ماہواری اور ایام زچگی کے ختم ہونے پر۔ بعض ایسے مواقع ہیں جن پر غسل کرنے کی تاکید ہے۔ جمعہ، عیدین، کسی بیماری سے شفا پانے پر، اپنی مرضی سے صفائی و پاکیزگی کی خاطر یا گرمی کے باعث غسل کرنا پسندیدہ امر ہے۔

غسل کی ترکیب:

اسلام میں غسل کی ترتیب بھی حکمت سے خالی نہیں، بلکہ ترتیب یک دم بدن پر پانی ڈالنے سے جسم کا درجہ حرارت گر جاتا ہے۔ مگر پہلے جسم ضرورت کے مطابق طہارت، آلائش و نجاست اگر ہو تو اس کی صفائی، وضو اور بعد میں سر پر پانی ڈال کر بالوں کا خلال کرنے کے بعد سارے جسم پر پانی بہانا حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق ہے۔

آج جدید تحقیق نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ جسم کو مختلف امراض کے جراثیم سے بچاؤ، غلاظت سے دوری، بدنِ انسانی کی جلد کی حفاظت کے لئے غسل ایک نہایت مؤثر قدم ہے۔ غسل انسان کی جسمانی صحت درست رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے جس طرح پھیپھڑے، گردے وغیرہ فضلات روئہ کو خارج کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بیرونی جلد بھی مسامات فضلات کو باہر خارج کرتی ہے۔ غسل کرنے سے صرف بدن ہی اف نہیں ہوتا بلکہ مسامات بدن کھل کر خراب مادے اور خون کے کثیف بخارات خارج ہو جاتے ہیں۔ جس سے اعضاء کی اندرونی بناوٹ اور افعال صحیح و سلیم رہتے ہیں۔

مسواک کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی گھر آتے تو مسواک کر رہے ہوتے۔ یہاں تک کہ وصال کے وقت بھی آپ ﷺ نے مسواک کرنے کو پسند فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے مسواک کی اہمیت و افادیت کے بارے میں فرمایا:

لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك

"مجھے اپنی امت پر مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک استعمال کرنے کا حکم دیتا۔"

مسواک، اسلام اور عصری سائنس:

مسواک اور جراثیم:

مسواک قاتلِ جراثیم ہے یہ منہ سے تعفن کو دور کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے منہ کے اندر کے جراثیم مر جاتے ہیں۔ جدید تحقیق کے

مطابق مسواک کرنے والا شخص منہ کی بیماریوں سے بچا رہتا ہے اور مسواک سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔ اور قوتِ بصارت بھی بڑھ جاتی ہے۔

مسواک اور دانتوں کی صحت:

منہ ایک ایسا عضو ہے۔ جس کے ایسے سوراخ اور مدخل ہیں جن کے ذریعے گرد و غبار اور مضر ذرات جسم کے اندر رایت کر جاتے ہیں۔ اور اس کے اندرونی جانب موجود دانتوں میں بھی کافی خلائیں ہوتی ہیں۔ جن میں کھانے کے ذرات باقی رہ جاتے ہیں جو اگر صاف نہ کی جائیں تو دانتوں اور معدہ کے مختلف امراض کا باعث بنتے ہیں۔ جسم کو بالعموم اور دانتوں کو بالخصوص امراض سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ مزید یہ کہ مسواک بصارت میں تقویت، موڑھوں کے ورم کو دور کرنے، منہ اور معدے کی فاسد رطوبات کو خارج کرنے منہ میں خوشبو پیدا کرنے اور بدبو کو زائل کرنے کا باعث ہے۔ جس کی تصدیق عصری سائنس نے ان الفاظ میں کی ہے۔

"The Worldhealth organization for oral hygiene has recognised the multiple benefits of Miswak (Prophet's Tooth brush) The MIwak awr Siwaki Teeth cleaning twig taken from the salvadora persica tree known as arakin Arabic or peelu in urdu. Studies have found the valueable medical properties of this tree include abrasive, antiseptic, astringent, detergents, enzyme inhibitor. And Flourie"

(عالمی ادارہ صحت کے مطابق مسواک کا کرنا بے شمار اہمیت کا حامل ہے۔ مختلف درختوں خصوصاً پیلو سے حاصل کی ہوئی مسواک اپنے اندر مؤثر طبعی اثرات رکھتی ہے۔ جس میں دانتوں کی صفائی، دافع جراثیم، دافع تعفن، موڑھوں کے ورم و خشکی اور مسواک فلورائڈ حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہیں۔

References

1. Al-Baqara (2): 222
2. Al-Mudassar (74): 3-4
3. Al-Qashiri, Muslim ibn Hajjaj, al-Sahih (al-Afkar al-Dawliya, Kitab al-Tahara, Bab Fadl al-Abdu' hadith no. 534)
4. Al-Bukhaari, Muhammad ibn Isma'il, al-Jami al-Bashir, Dar al-Sha'b al-Qahra, Hadith No. 898
5. Sunan Ibn Majah, Hadith No. 271
6. Nasa'i, Ahmad ibn Shu'aib, Sunan Nasa'i al-Mujtaba min al-Sunan (Al-Islamiyyah, Aleppo, 1986), Hadith No. 5
7. Sahih Muslim, Hadith No. 597
8. Available from: www.nt/medicentre/news/circumcision and HIV. [accessed on 05 june 2013]
9. Fatima M Doyen, The Miracle of Life, Available From: www.totalnet.1gm2/health.htm [accessed on: 18 june 2013]
10. Illyas, M, Dr, Community Medicine and public Health , pages 565, 566
11. Hassan G, DR, Principle of Hygiene (Medicle Academy, Lahore, 1998) page 81
12. Sunan al-Tirmidhi, Hadith No. 16
13. edict

14. Qasmi, Waheed-uz-Zaman, Maulana, Al-Qamoos al-Jadid (Institute of Islamic Studies, Lahore, 1990) 953
15. Al-Ma'ida (5): 6
16. Sahih Al-Bukhari, Hadith No. 135
17. Al-Sunan Abi Dawud, Hadith No. 59
18. Al-Tahir, Hafiz Muhammad Zahir Wathoo Tahiri, Issue 52, Ramazan, 1429 AH, September 2008
Article: Ablution and Modern Science
19. Al-Nissa (4): 43
20. Al-Ma'ida (5): 6
21. Sahih Al-Bukhaari, Hadith No. 7240
22. Available from: www.Islam.heath.com/wp, (accessed on 14 june 2013)
23. Available from: www.lastprophet.info/the prophet tooth bruush, (accessed on 15 june 2013)